سوال

(215)مال کا نمونہ دے کر ریٹ طے کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کوئی کپڑا بازار میں موجود نہیں ہم کسی کارخانے کو اس کا نمونہ دے دیتے ہیں۔ اور اس سے مال فراہم کرنے کی مدت طے کر لیتے ہیں۔ اور ریٹ بھی طے ہو جاتا ہے۔ اس مال کی فراہمی میں نقد ادائیگی پر ریٹ علیحدہ اور ادھار پر علیحدہ ہوتا ہے۔ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شرعی اصطلاح میں اسے بیع سلم کہا جاتا ہے۔ اس میں رقم پیشگی ادا کی جاتی ہے۔ جبکہ مال بعد میں فراہم کرنا ہوتا ہے۔ اس میں بھاؤ وقت فراہمی جنس وصف اور پیمائش وغیرہ پہلے سے طے کرنا ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ جو شخص کسی چیز کے متعلق بیع سلم یا سلف کرتا ہے اسے چاہیے کہ متعلقہ چیز کی پیمائش یا وزن اور وقت ادائیگی طے کرے۔'' (صحیح بخاری: سلم 2240)

اگر مدت مال مہیا نہ کیا جائے تو تاجروں کے عرف میں اسے جرمانہ تو کیا جا سکتا ہے لیکن ریٹ وغیرہ میں کمی کرنے کا دباؤ نہیں ڈالا جا سکتا۔ اس میں رقم پیشگی ہی ادا کرنی پڑتی ہے۔ بصورت دیگر طرفین سے ادھار سے ہوگا جو شرعاً درست نہیں ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:241